ادارہ دارالاسلام کی تاسیس

الحمدللہ کہ ۱۹ شعبان ۵۷ھ (۱۴ اکتوبر ۳۸ء) کو بروز جمعہ ادارہ دارالاسلام کی تاسیس باقاعدہ عمل میں آگئی اور پانچ ارکان سے کام کا آغاز کر دیا گیا۔ اس موقع پر یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس عمل تاسیس کی مختصر روداد بیان کر دی جائے۔

محرم سے رجب تک کامل ۶ مہینے غور وخوض اور حالات کا مطالعہ اور اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے لوگوں کے ساتھ تبادلۂ خیال کرنے کے بعد پیش نظر کام کی اسکیم اور دستورالعمل کا ایک خاکہ مرتب کیا گیا اور اس کی نقلیں تقریباً چالیس اصحاب کے پاس استصواب کے لئے بھیج دی گئیں۔ یہ اصحاب زیادہ تر وہ تھے جنھوں نے گذشتہ ایک سال کی مدت میں دارالاسلام کی تجویز کے ساتھ خاص طور پر دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ اور ان میں بعض ایسے بزرگ بھی تھے جن کے علم وفضل اور اصابت رائے سے استفادہ کرنا ضروری سمجھا گیا۔ مثال کے طور پر چند نام حسب ذیل ہیں:۔

مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی۔ مولانا محمد منظور صاحب نعمانی مدیر الفرقان۔ مولانا مناظر احسن صاحب گیلانی۔ مولانا سید سلیمان ندوی۔ مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب۔ مولانا احمد سعید صاحب۔ مولانا احمد علی صاحب۔ مولانا امین احسن صاحب اصلاحی۔ ڈاکٹر سید ظفر الحسن صاحب۔ سید نذیر نیازی صاحب۔ مولوی سید محفوظ علی صاحب بدایونی۔ چودھری غلام احمد صاحب پرویز۔ مولوی سید عبدالرؤف شاہ صاحب ایم ایل اے (برار) مولوی عبدالرحمٰن خاں صاحب ایم ایل اے (برار)، جناب راغب احسن صاحب ایم اے وغیرہم۔

ان حضرات میں سے اکثر کو دعوت دی گئی کہ ۷ شعبان (۲ اکتوبر) کو مجوزہ ادارہ کے صدر مقام میں تشریف لاکر مجلس مشاورت میں شریک ہوں۔ اور بعض حضرات کی مشغولیتوں کا لحاظ کرکے صرف تفصیلی اظہار رائے کی تکلیف دی گئی۔ تاریخ مقررہ پر حسب ذیل حضرات مجلس مشاورت میں شریک ہوئے:۔

مولانا محمد منظور صاحب (بریلی)، جناب نذیر احمد صاحب قریشی (دہلی)، جناب عبدالعزیز شرقی صاحب (جالندھر)، جناب مستری محمد صدیق صاحب (سلطان پور لودھی۔ ریاست کپورتھلہ)، جناب شیخ محمد نصیب صاحب بارایٹ لا (گورداسپور)، جناب چودھری رحمت علی صاحب (دینا نگر)، جناب شیخ محمد شریف صاحب طوسی بی ایے (وزیرآباد)، جناب منظور احمد صاحب بی ایے (وزیرآباد)، جناب چودھری نیاز علی خاں صاحب۔ جناب سید محمد شاہ صاحب ایم اے۔ مولوی صدرالدین صاحب اصلاحی۔ ابوالاعلیٰ مودودی۔

حسب ذیل اصحاب نے باہر سے اپنی آراء بصورت تحریر ارسال فرمائیں:۔

جناب محمد اشرف صاحب ایم اے (وزیرآباد)۔ ڈاکٹر سید ظفر الحسن صاحب (علی گڈھ)۔ چودھری غلام احمد صاحب پرویز (شملہ)۔ جناب محمد یوسف صاحب (سیتاپور۔ اودھ)۔ مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی۔ جناب اعجاز احسن صاحب ایم اے (کلکتہ)۔ جناب محمد اکبر خاں صاحب (کیمبلپور)۔ جناب حافظ منظر حسن صاحب (منٹگمری)۔ جناب محمد شفیع صاحب باڑی (دہلی)۔

۱۷ سے ۱۹ شعبان تک تین روز مسلسل اجتماع رہا جس میں اسکیم اور دستورالعمل پر ہر ممکن پہلو سے تنقید کرکے زیادہ سے زیادہ صحیح اور منقح چیز حاصل کرنے کی کوشش کی گئی اور اس میں بیرونی اصحاب کی آراء سے بھی پورا استفادہ کیا گیا۔ بالآخر کافی ترمیم و اصلاح کے بعد دونوں مسودات اس شکل میں منظور کئے گئے جس میں اب وہ شائع کئے جارہے ہیں۔

اس کے بعد پانچ اشخاص نے اپنے آپ کو رکنیت کے لئے پیش کرکے باقاعدہ حلف لیا جن کے نام یہ ہیں۔

(۱) مستری محمد صدیق صاحب (۲) سید محمد شاہ صاحب (۳) عبدالعزیز شرقی صاحب (۴) صدرالدین اصلاحی صاحب (۵) ابوالاعلیٰ مودودی۔

انہی پانچ ارکان سے مجلس شوریٰ کی ترکیب عمل میں آئی اور مجلس نے بالاتفاق طے کیا کہ جب تک چالیس ارکان فراہم نہ ہوں اس وقت تک عارضی طور پر ابوالاعلیٰ مودودی فرائض صدارت انجام دے۔ مستقل صدر کا انتخاب تعداد مقررہ کی فراہمی کے بعد عمل میں آئے گا۔

ابوالاعلیٰ مودودی (عارضی صدر ادارہ) ۲۱ شعبان ۵۷ھ